B.A Part II Urdu (Hons) Paper 3rd — Dr. L.K.V.D College

Dr. Shahnayara

Head of Urdu

پنڈت برج نرائن کی سوانح حیات اور شخصیت کا ارتقاء

پنڈت برج نرائن چکبست ۱۹ جنوری ۱۸۸۲ء کی شب میں محلہ والا گوہری شہر فیض آباد میں پیدا ہوئے اس وقت انکے والد کا قیام اپنے بھائی لالہ ابر پرشاد کے یہاں تھا۔ چکبست کے والد پنڈت اودت نرائن چکبست پٹنہ میں کلکٹر تھے۔ پنڈت اودت نرائن چکبست خود شاعر تھے۔ اور یقین تخلص کرتے تھے۔ ان کا صرف ایک شعر دستیاب ہوسکا ہے۔ وہ بھی ایک شعر انکے بلند پایہ شاعر ہونے کا کافی ثبوت ہے۔

اے اللہ اللہ اثر نالوں کا تیرے بلبل
پردہ غیب سے گل چاک گریباں نکلا

پندرھویں صدی میں کشمیریوں نے جب اپنے وطن کو چھوڑ کر پنجاب، دہلی یوپی۔ اور بہار کو اپنا وطن بنایا تو ان لوگوں نے جہاں تک ممکن ہو سکا اپنی علمی لیاقت کو برقرار رکھا۔ چکبست کا خاندان بھی علمی حیثیت میں بلند تھا۔ لیکن انکے والد نے تمام جائداد جو انکے بزرگوں نے چھوڑی تھی ختم کر دی تھی اب چکبست صرف پانچ ہی سال کے تھے۔ ۱۸۸۷ء میں انکے والد کا انتقال ہو گیا اسکے بعد انکی والدہ کو مجبوراً اپنے بھائی پنڈت لالتا پرشاد صاحب کے ساتھ قیام کرنا پڑا۔ جو اس زمانہ میں لکھنؤ میں ملازمت کرتے تھے۔ اور جن کا قیام کشمیری محلہ میں تھا۔ چکبست کی تعلیم پرانے طریقے سے گھر پر شروع ہوئی ایک مولوی صاحب رکھے گئے جنہوں نے اردو فارسی کی کتابوں سے تعلیم شروع کی والد کے انتقال کی وجہ سے انکی تعلیم دیر سے شروع ہوئی ۱۸۹۵ء میں کالمیں

Scanned with CamScanner

اسکول میں نام لکھوا دیا گیا۔ اسوقت صرف ایک مڈل اسکول تھا یہاں سے
۱۸۹۷ء میں مڈل پاس کیا اس زمانے میں ان کے بڑے بھائی پنڈت مہاراج نرائن
چکبست لکھنؤ میونسپلٹی میں ملازم ہو گئے جس سے گھر کی حالت بہتر ہو گئی مڈل پاس
کرکے گورنمنٹ جوبلی کالج میں اسوقت صرف ہائی اسکول تھا نام لکھوایا اور
یہاں سے ۱۹۰۰ء میں دسواں درجہ پاس کرکے کیننگ کالج میں داخل ہو گئے جہاں سے
۱۹۰۲ء میں ایف اے پاس کیا لیکن امتحان کے بعد سخت علیل ہو گئے اور
تعلیم کا سلسلہ ایک سال کے لئے رک گیا ۱۹۰۳ء میں پھر بی۔اے میں نام لکھوا
کر ۱۹۰۵ء میں کامیابی حاصل کی اور اسکے بعد وکالت کی تعلیم کا سلسلہ شروع
ہوا۔ اسوقت لکھنؤ یونیورسٹی میں وکالت کی تعلیم تو ہوتی تھی لیکن امتحان نہ
ہوتے تھے۔ اور طلباء کو امتحان دینے الہ آباد جانا ہوتا تھا۔ الہ آباد یونیورسٹی
میں اسوقت وکالت کے دو درجہ کے امتحان ہوتے تھے۔ ایک ہائیکورٹ کا امتحان
جو پلیڈرشپ کا امتحان کہلاتا تھا۔ دوسرا یونیورسٹی کا ایل۔ایل۔بی کا امتحان تھا
جسے چکبست نے ۱۹۰۷ء میں پاس کر لیا۔ وکالت کا امتحان پاس کرنے کے بعد چھ ماہ
کسی تجربہ کار وکیل کے ساتھ ٹریننگ لینا ہوتی ہے۔ چکبست نے لکھنؤ میں شہنشاہ
حسین رضوی کے ساتھ ٹریننگ لینی شروع کی اور اسکو پورا کرکے انہیں کے ساتھ وکیل
کی حیثیت سے کام بھی شروع کر دیا۔

انکے ابتدائی ادبی شعور پر کشمیری محلہ میں ہی پاشش
انکے ابتدائی ادبی شعور پر کشمیری محلہ کا ماحول
ہے۔ جہاں بچپن ہی سے ان کا قیام تھا اسلئے ذرا اس مقام کا نقشہ بھی جاننا چاہیے
یہ نقشہ انیسویں صدی کے آخر زمانہ کا ہے۔ ہمیں اب تھوڑی بحث

Scanned with CamScanner

تبدیلی ہوگئی ہے۔ کشمیری محلہ میں مڑنے کی بائیں طرف پہلا مکان کاشی پرشاد
صاحب کا تھا۔ دوسرا آغا زبیر حسن کا اور تیسرا بھٹ پوری والوں کا اس سے
ملا ہوا وہ مکان تھا۔ جس کے بعد وہ گلی شروع ہوتی ہے جو موجودہ وقت میں کشمیری
محلہ گرلس اسکول کی طرف چلی جاتی ہے۔ اس گلی میں پنڈت برج کشن گرٹو

چکبست ابھی بی۔ اے میں تھے کہ ان کی پہلی شادی ہوئی۔ یہ
شادی پنڈت پرتھوی ناتھ صاحب ناگو کی لڑکی کے ساتھ ہوئی جو کہ اس وقت لینڈ ریکارڈ
(Land Record) آفس میں ملازم تھے۔ لیکن شادی کے دوسرے سال
لڑکے کی ولادت ہونے میں ان کا انتقال ہوگیا۔ یہ لڑکا بھی چند روز زندہ رہ کر اپنی
ماں سے جا ملا۔ دوسری شادی ۱۹۰۷ء میں پنڈت سورج ناتھ آغا سرکاری وکیل
کی دختر کملا دیوی کے ساتھ ہوئی۔ ان سے کئی اولادیں ہوئی لیکن صرف
ایک لڑکی اسوقت زندہ موجود ہے جس کی شادی ہرچند ناتھ کاک کے ساتھ ہوئی

چکبست نہایت ہی سادہ طبیعت کے انسان تھے وہ
تیزی اور ہوشیاری ان میں نہ تھی جو عام طور سے کشمیری پنڈتوں سے منسوب کی جاتی
ہے۔ لیکن وہ بے حد سمجھدار تھے اور ذرا سے اشارہ پر پوری بات کو سمجھ لیتے تھے
گھر کی زندگی میں انہوں نے بھی زیادہ دخل نہیں دیا۔ کیونکہ اول تو ان کی والدہ حیات تھیں
جن کا انتقال چکبست کے انتقال کے بعد ہوا اور دوسرے ان کے بڑے بھائی اور بھاوج موجود
تھے۔ اس وجہ سے یہ گھر کی زندگی سے ذرا آزاد رہے۔ لیکن کشمیری پنڈتوں کی بے راہ روی
انہیں چین نہ لینے دیا اور تمام زندگی انہوں نے ان خامیوں اور خرابیوں کو دور کرنے
کی کوشش کی۔ جس کا مفصل ذکر آگے آئے گا۔

Scanned with CamScanner

شاعری کا شوق ان کا بچپن ہی سے تھا - اس کے متعلق واقعات
مختلف حضرات سے معلوم ہوئے - انکی داستان حیات کے مختلف
پہلوؤں کو واضح طور سے پیش کرنے کے لئے ایک واقعہ نمونہ کے طور پر
پیش کیا جاتا ہے - ابھی آٹھ نو برس کی عمر تھی کہ ایک روز اپنے کوٹھے پر
کھڑے تھے - سامنے نواب وزیر حسن صاحب کبوتر اڑا رہے تھے کہ اتنے
میں کسی اور کا ایک کبوتر نواب صاحب کے کبوتروں کے جھنڈ میں شامل ہوکر
گھر میں آگیا - وزیر حسن صاحب نے فوراً کبوتر کو پکڑ لیا - اس کے پیروں میں گرہ لگا کر
جیسے ہی اس کو چھوڑا نہ معلوم کیسے گرہ کھل گئی اور کبوتر اڑ گیا نواب صاحب دیکھتے ہی رہ گئے
شاعری کا شوق دھیرے دھیرے بڑھتا ہی گیا جو کبھی احباب
کے مرثیے کی شکل میں، کبھی قوم کے نوحے کی صورت میں اور کبھی غزل کے روپ میں
سامنے آنے لگا زیادہ تر لوگ یہی خیال کرتے ہونگے کہ چکبست نے ایک نہایت
ہی سنجیدہ زندگی گذاری اور خود خوش طبعی سے بالکل الگ رہے۔

Shahnaz Ara